رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

THE ALHAKAM

Qadian

الحکم

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

مدیر۔ شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح قادیان دار الامان سے ہر انگریزی ماہ کی ۷۔۱۴۔۲۱۔۲۸ تاریخ کو خدا کے فضل و کرم سے شایع ہوتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی بہ دار قادیاں بینی ٭ دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

جلد ۲۶	مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۴ء	نمبر ۴۲

اسلام کے لئے خطرہ

یورپ اسلام کا بڑا دشمن ہے

خلیفۃ المسیح قوم کو اس کے فرض سے آگاہ کر رہے ہیں

اس سفر عظیم میں حضور نے قوم کو جن امور کی طرف توجہ دلائی ان میں سے ایک بڑی بات یہ ہے کہ ہم کو یورپ کی حالت سے آگاہ فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں کیا در کھو۔ "یورپ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے" پھر فرماتے ہیں کہ اگر ہم یورپ کو مسلمان نہیں کرتے۔ تب اسلام خطرے میں ہے اور اگر ہم اسے مسلمان کرتے ہیں تب بھی اسلام خطرے میں ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ "یہ اثر یورپ کے لوگوں نے صرف ملاقات سے ان مسلمان قوموں پر ڈال دیا ہے" اس ساری عبارت کو یوں ترتیب دیکر پڑھو تو تم کو مطلب بالکل واضح ہو جائے گا۔

"یورپ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے پس ہم دو آگوں میں ہیں اگر ہم یورپ کو یورپ کو مسلمان کرتے ہیں تب اسلام خطرے میں ہے اور اگر ہم مسلمان نہیں کرتے تب اسلام خطرے میں ہے"

پس یورپ نے دوستی کے پردے میں ہزاروں قسم کی مصیبتیں نازل کر دیں

یورپ کے تجار

یورپ کے تاجر دنیا کے ملکوں میں پھیل گئے انہوں نے دنیا کی آرائش کو دنیا کی آسائش کو ہر طرح سے جمع کر کے لوگوں کے واسطے آسانیاں پیدا کر دیں۔

انہوں نے اپنے ملک کی چیزوں کو نہ چھوڑا اور اپنی چیزوں کو استعمال کیا اور اپنی ہی چیزوں کو دوسرے ملکوں میں رواج دیا یورپ کے لوگ اپنی عادات اور اطوار میں اسقدر مضبوط ہیں کہ اگر وہ اپنے ملک میں ابلے ہوئے آلو کھاتے تھے تو دوسروں کے ملک میں بھی انہوں نے اسی غذا کو کھایا اور اس کو رواج دیا اور اگر اپنے ملک میں وہ ایسے تنگ لباس پہنتے تھے کہ جس میں ان کا ستر بھی نہ چھپ سکے تو غیر ملکوں میں آکر انہوں نے اس کو فیشن بنا دیا اور اس کو ہم لوگوں میں رائج کر دیا۔

ایک دفعہ میں مصر کی ٹرام پر جا رہا تھا کہ نوجوان یورپین لڑکی جو کہ صرف ایک فراک پہنے ہوئے تھی اور ایک جانگیا اور لمبی جرابیں وہ دوڑ کر ٹرام پر چڑھ گئی مگر اسکی تھوڑی دیر کے بعد آگے کی سیٹ پر آنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر وہ ایک قدم بھی اٹھا نہیں سکتی۔ اس لئے کہ اس کے قدم اٹھانے سے ننگے ہو جانے کا اندیشہ تھا۔

آخر وہ ٹرام کی سیٹ کے اوپر چت لیٹ کر دوسری

خواجہ پریس بٹالہ میں باہتمام احمد وجودی پرنٹر کے چھپا اور شیخ محمد ابراہیم علی نے قادیان سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری طرف آئی۔

یہ وہ گندہ لباس ہے جو انہوں نے اپنے میں بھیجا اور پھر دوسرے ملکوں میں بھی اس کے پہننے سے شرم نہ کی اور اسکو ہم میں رائج کیا۔

پھر روز نئے فیشن بنا کر ان کو مختلف طریقوں سے رائج کیا جاتا ہے۔

تجارت کے وہ طریقے نکالے جس سے بہرحال یورپ کو فائدہ ہوا اور اسلامی تجارتیں ملیا میٹ ہو جائیں مسلمانوں نے کبھی اس کی طرف توجہ نہ کی اور آہستہ آہستہ ان کے لباس کو جس پر پہلے نفرت کا اظہار کیا جاتا تھا اپنے اندر لے لیا۔ اس طرح سے اسلامی تجارت کو ملیا میٹ کر دیا گیا۔ ان کے مذاق کو بدل کر یورپ کا مذاق بنا دیا گیا۔

حتیٰ کہ میں آج مصر کے اندر دیکھ رہا ہوں کہ مکان یورپ کے طریق پر بن رہے ہیں جن میں صحن یا پردہ کا انتظام نہیں ہوتا۔ مکانوں کی آرائش یورپ کے مال سے ہوتی ہے۔ یورپ کے طریق پر ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ آج ان ممالک میں عورت کو گانا بجانا بھی ضرور سیکھنا ہوتا ہے۔ وہ لڑکی سمجھدار نہیں کہلاتی جو پیانو بجا کر اپنے مہمان کو خوش نہیں کرتی۔ یا ستار سے اس کے

ان کو اپنے مکان کی آرائش پر غور کرنے کے لئے اپنی زندگی کو ان جیسی زندگی بنانے کے لئے یورپ کے سفر غالباً ہر سال کرنے پڑتے ہیں یہ تجارتی رنگ میں یورپ کا اسلام پر حملہ ہے۔

علمی رنگ میں حملہ

کہا جاتا ہے کہ یورپ نے علمی ترقی بہت کی ہے اور اس کو پھیلایا ہے بے شک یورپ نے علمی ترقی ہے مگر جس رنگ میں یورپ اس علم کو پھیلا رہا ہے تھوڑا عرصہ نہیں گذرے گا کہ سب لوگ اس علم کی وجہ سے بے دین ہو جاویں گے۔

انہوں نے ہمارے ملکوں میں آ کر فنون جمیلہ مدرسہ کھولے۔

ہمارے ملکوں کے لوگوں کو تھیٹروں کے ایکٹر بننے کی ترغیب دی اس لئے کہ یہ فن جمیل ہے۔

یہ تعجب سے سنا جائیگا کہ ازہر کی ایک ڈگری رکھنے والا نوجوان ایکٹر پایا۔

بک کے خطابات حاصل کر کے ایکٹری کا پیشہ اختیار کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ فنون جمیلہ سے ہیں اور اس سے ذوق سلیم پیدا ہوتا ہے۔

علم کے رنگ میں یہ سکھایا گیا کہ بدکاری عیب نہیں۔ علم کے رنگ میں یہ بتلایا گیا کہ خدا کوئی نہیں۔ علم کے رنگ میں بتلایا گیا کہ شراب نوشی سے ایمان نہیں جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان کہلانے والے ان ممالک میں تباہ و برباد ہو رہے ہیں

ان کے علم نے ہم کو سیاست کی غلط تعلیم دی جس نے ہم کو یہ سکھایا کہ مذہب سے وطن بالا ہے جس نے ہم کو یہ سکھلایا کہ مذہب تنگ دلی کی تعلیم دیتا ہے۔

آزادی

پھر یورپ نے آزادی کے لفظ کے پردے میں حملہ کیا ہے۔ اور چاہا کہ ہم کو مادر پدر آزاد کر دے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک بڑی جماعت مسلمانوں کی آزاد پیدا ہو گئی ہے۔

چنانچہ مصر کے نوجوانوں کے منہ سے سن رہا ہوں ایک پانی کے گلاس سے اسلام نہیں چلا جاتا۔ کوئی کہتا ہے کہ ہم کو محمد الرسول اللہ کی تجلیل انسانی شکل میں کرنی چاہئیے نہ کہ رسول کی شکل میں۔

کوئی کہتا ہے کہ اسلام نے تصویر کشی بند کر کے بہت تنگدلی سے کام لیا ہے اور یہ سب آزاد لوگ ہیں۔ یہ آزادی کہاں سے آئی یورپ سے آئی غرض یورپ نے وجاہت کے ذریعہ حملہ کیا۔ تجارت کے ذریعے حملہ کیا۔ علم کے ذریعے حملہ کیا۔ مذہب کے ذریعے حملہ کیا۔ اپنی شان و شوکت کے ذریعے حملہ کیا۔ اپنی فوجی قوتوں کے ذریعے حملہ کیا۔ اور مسلمان ان سے ہر میدان میں پسپا ہوئے۔

یورپ چاہتا ہے کہ اسلام کو مٹا کر امن کی نیند سو جائے۔ مگر افسوس مسلم شب باش پر کر اس نے بھی ایسی میٹھی نیند اختیار کی ہے کہ جاگنے کا نام تک نہ لیا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ یورپ اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ مسلمان رو رہے ہیں کہ یورپ نے ہماری زمینوں پر قبضہ کر لیا۔ مگر رونے کا مقام یہ ہے کہ یورپ نے مرنے کے بعد تمہاری عاقبت کو تم سے چھین لیا اور تم اس کے مقابل میں کچھ نہ کر سکے تم کو اس کا افسوس ہے کہ اس نے تمہارے استقلال میں نقص پیدا کر دیا مگر اصل افسوس تو یہ ہے کہ یورپ نے تمہاری شیرازت کو مٹا کر خاک کر دیا مگر افسوس تم بول نہ سکے۔

تم سب یورپ کے مقابلے میں کھڑے نہیں ہو سکتے اس لئے کہ تم عادات میں اطوار میں انکے ہم نوا ہو گئے۔

تم نے اپنی زندگی جو کہ اسلامی تھی اسکو چھوڑ اپنی زندگی کو اس مسرفانہ طریق پر ڈالا جو کہ سراسر ہلاکت آمیز ہے یہ حالت اس وقت اسلام کی ہے کون ہے جو اس کے درد سے بے قرار ہو کون ہے جو اس مصیبت کی تاب لا سکے۔ کون ہے جو اسلام کا غمگسار ہو۔ کون ہے جو اس وقت اسلام کے لئے کھڑا ہو۔

مترک اسلام کو چھوڑ رہے ہیں۔ مصری اسلام سے نکل رہے ہیں۔ عرب اسلام سے آزادی اختیار کر رہے ہیں۔

ہندوستان غلامی کا رونا رو رہا ہے کون ہے جو اس وقت محمد الرسول اللہ کی امت کی طرف نگاہ کرے۔

بھیڑیں ہیں پر چرواہا نہیں۔ ہے مگر لیڈر نہیں۔ مصیبت ہے مگر علاج نہیں۔ اس وقت امت محمدیہ سخت اضطراب میں ہے۔

دنیا میں ہر طرف سے دنیا۔ دنیا کی آواز آ رہی ہے ہر انسان نفسی نفسی پکار رہا ہے۔

ایسے وقت میں خدا نے اپنے بہادر سپاہیوں کی جماعت کو تیار کیا اور خدا نے ان میں سے بہت کے ساتھ ہمکلامی کی اور ان کو بشارت آمیز باتیں سنائیں خدا نے ان میں اپنا نبی بھیجا اور اس کے منہ میں اپنی زبان دی تاکہ وہ حکمت کا کلام بولے جو کہ خدا کی طرف سے ہو۔

اس نے دنیا کے کونوں میں سے ڈھونڈ کر دردِ دل رکھنے والے انسان جمع کئے تاکہ وہ اسلام کی ڈوبتی کشتی کے لئے ناخدا بنیں۔

اور مل کر خدا کے اس عظیم الشان دین کی خدمت کریں۔

پس اس وقت اسلام خطرے میں ہے اور سخت خطرے میں ہے اور چاروں طرف سے دشمن اس پر حملے کر رہے ہیں۔

کیا تم چاہتے ہو کہ ہندوستان سے نکال دیئے جاؤ اور مصر و شام میں بھی وہی حشر ہو جو کہ اسپین کے مسلمانوں کا ہوا کاش کہ اس کے دیکھنے سے پہلے ہم اس دنیا سے اٹھا دیئے جاویں۔ پس اس وقت اسلام ایک مریض کی حالت میں ہے اور تم جانتے ہو کہ جب گھر میں کوئی مریض ہو تو تندرست اس کی خدمت کیا کرتے ہیں۔

رات کو جبکہ سب گاؤں سو رہا ہوتا ہے اس وقت سپاہی پہرہ پر ہوتا ہے۔ خدا نے تم کو خود اپنے ہاتھوں سے لگایا۔ تاکہ تم اسلام کی خدمت اور حفاظت اس وقت کرو اسلام اس وقت مریض ہے تم کو، میں اس لئے کہتا کہ تم اسکی تیمارداری کرو۔

یہ آخری دن ہیں اور دنوں میں شیطان سے آخری جنگ ہوگی پس اپنی ہمتوں کو ہار نہ دو اور جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کو نکال کر خدا کے موعود کے قدموں پر ڈال دو۔ اسی طرف اپنی باگیں اٹھا دو جس طرف کہ وہ اپنے گھوڑے کو ایڑ دے رہا ہے۔

اپنی نیند کم کرو۔ اپنی فرصت کے اوقات کو ضایع مت کرو۔ اور اپنی ساری توجہ اسلام کے پھیلانے کے لئے لگا دو۔ اس لئے کہ اسلام سخت خطرے میں ہے

شیخ محمود احمد مصر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ جلسہ کی ابھی سے تیاری کرو

تم قادیان میں آکر کیا دیکھوگے؟

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

فذکر ان الذکری تنفع المومنین
(قرآن الحکیم)

وہ ہستی جو خدا تعالیٰ سے اسلام کا مقدس وجود لیکر آئی یہ آیت شریفہ اس کی زندگی کا سچا عکس ہے۔ اسلام کی ترقی اس کے ہاتھوں اس اصل کے ماتحت ہوئی۔ اس نے مسلمانوں کو ان کی ترقی کی بشارتیں دیں ان کے دشمنوں کے خائب و خاسر ہونے کا انذاری وعید سنایا اور اس کے ساتھ ساتھ وہ مومنوں کی تربیت کے لئے ان وعدوں کو دہراتا رہا جو خدا نے اس لئے کئے تھے۔ کہیں ان کے اندر روحانیت پیدا کرنے کے سامان کرتا رہا۔ اور کہیں ان کو آداب ملک گیری سکھلاتا۔ وہ شریعت غرا جو قرآن حکیم کے رنگ میں وہ لایا۔ اس کے فلسفہ کو وہ ساری عمر بیان کرتا رہا اور یہی وہ ذکری تھا وہ اسلام کو بول کرا دیتے اور دارو کرتے۔ چل کر پھر کر ہر رنگ میں بیان کرتا تھا جب سے ذکری جاتا رہا مسلمانوں کی حالت بدل گئی۔ اور سابقہ باتیں سب قصہ ہو گئیں۔

کوئی نہ رہا جو خدا کی بشارتیں سنائیں۔ کوئی نہ رہا جو ان کے دل کو ڈھارس دے۔ کوئی نہ رہا جو انکی غلطیوں پر آگاہ کرے۔ کوئی نہ رہا جو بھولے بھٹکوں کو راستہ پر لاکر ڈالے۔

ان کی قومیں سب بکھر گئیں۔ اور وہ کسی کام کے لئے مفید نہ رہے

مگر

وہ خدا جو مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ اور جو زمین اور آسمان کا خالق ہے

اس نے اسلام کی حفاظت کے لئے وہ سب سامان پیدا کر دیئے جو کہ ضروری تھے۔

چنانچہ آج بھی سچے مومنوں کے لئے خدکری کا مائدہ ارض قادیان میں موجود ہے۔ میں گذشتہ اشاعت میں بتا چکا ہوں کہ قادیان کی ہر ایک چیز ایک آیت اللہ ہے پھر کیوں خلیفۃ اللہ اسکی آیت نہو۔

پس اے لوگو! جو ذکری کے محتاج ہو آؤ کہ قادیان میں تمہارے لئے یہ دسترخوان بچھایا گیا ہے۔

آؤ دیکھو۔ کہ خدا کا خلیفہ اس زمین پر کھڑا ہو کر تم کو وہی ذکری سنا رہا ہے جو مومنوں کے لئے غذا ہے اور جس سے ان کے قلب نور اور روشنی پاتے ہیں اس کی زندگی آئینہ حق نما ہے۔

وہ زبان سے حال سے قال سے ہر رنگ میں تمہارے لئے مجسم ذکری ہے وہ ان بشارتوں کو دہراتا ہے جو خدا نے اسلام کی تازگی کے لئے مسیح موعود کی زبان پر جاری کیں۔ اور وہ ان وعیدوں سے ڈراتا ہے جو کہ اسکے دشمنوں کے لئے نازل ہوئے۔

وہ اسلام کا سچا فلسفہ بیان کرتا ہے۔ وہ اسلام کا عملی فوٹو ہے اے وہ لوگو جنہوں نے اس کو دیکھا دیکھو کہ وہ سال کے بعد آج پھر تم میں ایک نئی شان سے جلوہ نما ہے۔ وہ الہی تجلیات کا ایک ذریعہ ہے اسمیں سے خدا کی تجلیات کو چمکتے ہوئے دیکھو کہ۔ کہ کیا اگر تم سچے طور پر اس کے حسن کو شناخت کر چکے ہو تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم اسپر بار بار نہ گرو۔

عاشقوں کے مذہب میں یہ بات کہیں پائی نہیں جاتی کہ کہیں زیارت کریں اور کہیں شکریں۔

افسوس۔ بہت ہیں جو اس کوچہ سے دور ہیں۔ اور اسپر خوش ہیں کہ انہوں نے اس خدا نما چہرے کو ایک دفعہ دیکھ لیا۔

سنو! اے وہ جو اپنے آپ کو سچے فدائی خیال کرتے ہو یہ عاشقوں کے طریق سے بعید ہے۔ آؤ سنو کہ امام تم کو ذکری کی طرف بلاتا ہے جو تمہارے لئے مفید ہے اور کون ہے جو یہ کہے کہ وہ مفید نہیں جب کہ خدا فرماتا ہے۔

ان الذکری تنفع للمومنین

پس قادیان میں ایک ذکری ہے پر وہ شخص جو اسلام کی ترقی کا خواہاں ہے ہر وہ شخص جو اپنے نفس کی زندگی کو چاہتا ہے۔ ہر وہ جو خدا کا قرب ڈھونڈھتا ہے اس کے لئے ایک غذا ہے۔

خلیفہ کا وجود

کہ اے حاجتمندو اٹھو کہ آج ذکری صرف اور صرف قادیان میں ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ مسلمان کہلانے والے کس قدر خلافت کی ہستی پہ ناز کرتے تھے اور وہ مطمئن تھے کہ خلافت ہمارے پاس ہے حالانکہ یہ ان کی نادانی تھی کہ وہ ایک بیجان ہستی کو اپنی تسلی کا باعث قرار دے رہے تھے۔ وہ خیال کرتے تھے کہ ان کا ایک مرکز ہے ان کا ایک خلیفہ ہے۔ اس لئے وہ حق کی طرف توجہ نہیں کرتے تھے۔ اور حق سے نفرت کرتے تھے۔

مگر خدا کے جو آسمان سے قضا و قدر کو اتارتا ہے اس نے اس خلافت اور مرکز کو اس طرح توڑ پھوڑ کر پھینک دیا کہ کوئی اس کو بچانے والا نہ رہا۔ اور یہ ڈھارس بھی جاتی رہی۔

سچ تو یہ ہے کہ ان کی مثال اس بچے کی سی تھی جو ایک کپڑے کی گڑیا کو نعمت عظمیٰ جان کر گلے سے لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔

ورنہ کون نہیں جانتا کہ خلافت کا تعلق آسمان سے ہے اور وہ جو خلافت کے توڑنے کے لئے کوشش کرتے تھے وہ کامیاب ہوگئے اور آسمان ان کے مقابلے سے عاجز ہوئے عقلمند یہ تو دلیل ہے اس امر کی کہ وہ خدا کی طرف سے نہیں۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے صالح کی اونٹنی کو اپنی طرف جب نسبت دی تو اس کے قاتلوں پر عذاب آگیا۔

اگر ایک اونٹنی کے قاتل ہلاک ہو سکتے ہیں تو خلافت کو توڑنے والے اور اس کے قاتل کیوں عذاب سے محفوظ رہے پس اس کا راز اس میں ہے کہ دراصل وہ خلیفہ خدا کی طرف سے نہ تھا جسکی طرف تم اسکو منسوب کرتے تھے۔

اگر تم میں ذرا بھی انصاف ہے اور تم عقل رکھتے ہو تو آؤ میں تم کو قادیان کے رہنے والے کی ہستی کا علم دوں وہ جو اس کے مقابلے میں اٹھا چور چور ہوا۔ اور ناکام ہوا۔

خلافت حقہ کے دشمن

اور یہی تو معجزہ ہے جس کو قادیان پیش کرتا ہے۔

قادیان کے ظاہری نظارے دیکھنے کے بعد جب تمہاری نظر اس کوہ وقار انسان پر پڑیگی جو کہ خلافت کا حامل ہے تو فوراً تمہارے سامنے دو امور آجائیں گے کہ اس زمانے میں اسلام میں دو بلکہ تین خلافتیں پیش کر سکتے تھے۔ ایک خلافت سلطان وحید الدین کی خلافت تھی۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ خلیفہ کہلاتا تھا۔ اس کی سب فوجوں کو شکست ہوئی اور قسطنطنیہ کے شہر ... انگروں میں محبوس تھا۔

آخر وہ وہاں سے بھاگ نکلا اور کل تک جس کو خلیفۃ اللہ فی الارض کہا جاتا تھا۔ اوس کو خائن اور چور کہا جانے لگا۔

(168)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا بعض باریک باتیں بتلائیں جن سے بچنا تمدنی اغراض کے لئے بھی ضروری ہے۔ اور روحانی کے تو از بس ضروری تھا۔ پس اسلام نے پردہ کو ایجاد نہیں کیا بلکہ پردہ کو مکمل کیا ہے۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ انسان ایک حد تک پردہ کرنے کے باوجود بھی ان امراض میں مبتلا ہوتا تھا جو کہ تمدنی اور اخلاقی طور اس کے لئے نقصان رساں تھیں۔

پس ثابت ہوا کہ اسلام نے انسان کو کلی طور پر تمدنی اور اخلاقی امراض سے بچانے کے لئے اپنا پردہ پیش کیا۔

اور ہم اسکو ثابت کرنے کی کوشش کریں گے کہ اسلامی پردہ کے بغیر کبھی دنیا کا تمدن اور اخلاق قائم نہیں رہ سکتا۔

اسلامی پردہ کا ایک رکن غض بصر ہے

اسلام نے سب سے پہلے جس چیز پر گرفت کی ہے وہ نظر ہے سب سے پہلے انسان کسی چیز کی خوبصورتی دیکھکر معلوم کرتا ہے پھر اس کی طرف مائل ہوتا ہے اس لئے ایسے مناظر دیکھنے سے اسلام منع کرتا ہے جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ کسی کے عشق ومحبت میں دیوانہ ہو کر ایسے اعمال کرے جو کہ امن شکن اور خارج از اخلاق انسانی ہوں اس لئے حکم دیا۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارہم ویحفظوا فروجہم ذالک ازکی لہم ان اللہ خبیر بما یصنعون ○ وقل للمومنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن۔ (الآیۃ)

پس مردوں اور عورتوں دونوں کو حکم دیا کہ تم اپنے آنکھوں کو نیچی رکھا کرو۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ اور عورتوں سے ان کی زینت کی چیزوں کے اظہار سے بھی روکدیا۔ کیونکہ یہی وہ اصل چیز ہے جسکو انسان دیکھکر از خود رفتہ ہو جاتا ہے۔

دنیا میں کسقدر خونریزیاں صرف عورت کیلئے ہوئیں کس قدر صرف عورتوں کے لئے ہوئیں اس لئے کہ عورت فی نفسہ انسان کو اپنی طرف مائل کرنیکی طاقت رکھتی ہے۔

پس اسلام نے بدی اور بدکاری کے سب دروازہ بند کرنے چاہے ہیں۔

نہ کہ دیگر مذاہب کی طرف جو زنا سے روکتے ہیں مگر جن وجوہات سے زنا پیدا ہوتا ہے اس کو نہیں روکتے۔

بتلاؤ یورپ میں اور دیگر مذاہب میں جو لوگ مرد کو غیر عورت کے دیکھنے سے نہیں روکتے اور عورت کو غیر مرد سے نہیں روکتے کیا وہ زنا کی گندی زندگی سے محفوظ ہیں ہرگز نہیں کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ایک عورت بناؤ سنگار کر کے ایک ایسے مرد کے پاس آئے اور اس کے ساتھ باتیں کرے یا وہ اسکو دیکھے اور وہ اس کو دیکھے اور ان کے دل میں خدا کا کوئی خوف نہ ہو پھر وہ زنا کی نجاست سے ملوث نہ ہونگی ناممکن ہے۔

کیا تم آج یورپ کی ناپاک زندگی کو نہیں دیکھتے کہ آج یورپ نے اس زریں اصول کو چھوڑ کر کس قدر ناپاکی کو پیدا کیا ہے اور کسقدر زنا وہاں پھیل گئی کس قدر امراض جسمانی اور روحانی پیدا ہوئیں۔

کس قدر بچے حکومت کو پالنے پڑتے ہیں اس لئے کہ ان کا کوئی وارث نہیں بنتا۔

کس قدر شایع کرادیئے جاتے ہیں بتلاؤ کہاں ان کے اندر امن رہا۔

کیا یہ ہوسکتا ہے کہ ڈائینامیٹ کے پاس آگ رکھدی جائے اور وہ اڑے نہیں ایسے ہی مردوں اور عورتوں کا اختلاط اور ایک دوسرے کو دیکھنا برے اثرات پیدا کرتا ہے۔

جس کو اس کا یقین نہیں آتا وہ اپنی بیوی یا بہو بیٹی کو اس امر کی ہدایات کرے کہ وہ زینت کے ساتھ بعض نوجوانوں سے ملے بے شک وہ باتیں نہ کرے۔ اور پھر اس کے درست تجربے کا ان کو علم ہو جائے گا۔

ہاں جس کے نزدیک عورت کی عفت کی کوئی قیمت نہیں اور وہ اپنی بیوی کو بہت سے لوگوں کی محبوبہ دیکھکر خوش ہوتا ہے۔ وہ بے شک دیوث اس امر کا حق رکھتا ہے کہ اس کا تذکرہ چھوڑ دیا اور اس کے مضر اثرات سے قوم کے دیگر افراد کو بچایا جائے۔

پس اسلام کا اسلامی پردہ میں سب سے پہلا حصہ غض بصر کا ہے۔ جس کے نہ ہونے سے سب جرایم پیدا ہونے تھے اور انسان نہ کرتا تھا۔

باقی آئندہ

شیخ محمود احمد از مصر

عبرتناک اعلان اور مسیح موعود کی صداقت

پیوستہ بگذشتہ

چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"خدا نے مجھ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جو مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جاتا جائیگا"

پھر فرماتے ہیں۔

"سلطان کی سلطنت کی اچھی حالت نہیں اور میں کشفی حالت میں اس کے ارکان کی اچھی حالت نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں"

رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصور وار ہے اور خدا سچے تقوا اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی موجودہ حالت بربادی کو چاہتی ہے۔ توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ۔ . . . . کیا ممکن نہ تھا جو میں رومی سلطنت کے اندرونی نظام کی نسبت بیان کیا وہ اصل صحیح ہو۔ اور ترکی گورنمنٹ کے شیرازے میں ایسے دھاگے بھی ہوں جو وقت پر ٹوٹنے والے اور غداری سرشت ظاہر کرنے والے ہوں۔ (تریاق القلوب)

ان سطور کو پڑھو اور پھر پڑھو تم کو ہمارے امام کی صداقت کی کھلی اور زندہ دلیل ملے گی۔

کس طرح سے قبل از وقت جو کہا گیا۔ وہ لفظ بلفظ ہوا۔

پس ہم اس کو دیکھکر سجدات شکر بجا لاتے ہیں اور ہم کو یہ معلوم کر کے سخت افسوس ہوتا ہے کہ مسلمان کہلانے والے اب کیوں اس قدر بے حس ہو گئے ہیں۔ اور کیوں ان کے احساس جاتے رہے ہیں ان کو اپنے تنزل کی داستان کی ذرا فکر مند نہیں کرتی۔ وہ اسی طرح سے عیش وعشرت میں مبتلا ہیں۔

انکو اسلام سے اب قطعاً کوئی ہمدردی باقی نہیں اب ان کا اسلام ایک لفظی اسلام ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں انڈے کے چھلکے کی بھی حقیقت ہوتی ہے۔ پانی پر جھاگ آتی ہے۔ اسکی بھی ایک حقیقت ہوتی ہے مگر ان کے اسلام کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ ان کے دل پتھروں سے زیادہ سخت اور سیاہ ہیں۔

وہ ایک مومن کی سنگساری کے فعل پر خوش ہوتے ہیں اور ان کے اخبارات ان وحشیوں کی تائید کرتے ہیں۔ محض اس لئے کہ مرنے والا احمدی تھا۔

یاد رکھو کہ اگر یہی تمہارے اسلام کی حالت ہے تو تم اب چند دن کے مہمان ہو۔ تم خوب یاد رکھو کہ تم ایک بدقسمت قوم خیال کئے جاؤ گے۔ گو میرے یہ لفظ سخت خیال کئے جاویں گے مگر یہ حقیقت مبنی ہیں۔ ان لوگوں کی طرف غور کرو جو اب عربی ممالک میں اسلام کی طرف تعلق نہیں رکھتے۔

مصر ہی کو دو اس کی یونیورسٹی کے پرفیسروں میں سے بعض کیا بلکہ اکثر دہریہ ہیں اور پھر مسلمان چہ خوش وہی اثرات آئندہ نسلوں پر پڑ رہے ہیں۔ تم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کا قول کیسا اٹل ہے

(پیوستہ بگذشتہ)

اور اب تازہ شہادت مقر بیت المقدس دمشق وغیرہ کی سرزمین سے لے لیں کہ مسیح موعودؑ کا نام جو خوبہ آدمیوں کے لئے سم قاتل ہے۔ اس کیلئے تریاک اور عزت وعظمت کا باعث ہے۔ کیونکہ یہ دعا زندہ مثال ہے۔ اس کے باپ نے بھی دعا مانگی تھی کہ ؎

یہ تینوں تیرے چاکر ہو دیں جہاں کے رہنبر
یہ ہادیئے جہاں ہوں یہ ہو ویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہو ویں مہر انور
یہ مرجع کر مبارک سبحان من یرانی

دوسری جگہ فرمایا کہ وہ طب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے۔ فمن تبغی فانہ منی بھی بلا شک ایک مانی ہوئی صداقت ہے مگر دیکھنا یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے قدم پر کسی کا قدم ہے۔ جب ایڈیٹر وطن کی درخواست آپ کے امیدواران کے رفیق کی وساطت سے حضور کی پیشی ہوئی تو آپ کو یاد ہے کہ کیا جواب ملا تھا۔ یقیناً آپ بھول گئے ہوں گے ورنہ ایسی تحریروں کی جرات نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے چھوڑ کر کون سا اسلام دنیا میں پیش کرو گے اب برائے خدا آپ ہی انصاف کریں۔

کہ مسیح موعود کے نام پر وہ اسلام کو پیش کر رہا ہے۔ دنیا مسیح موعود کی کس طرح وجود کی مخالفت کرتی ہے۔ اور باوجود مخالفت کے خوبیوں

دنیا سے ناپید ہو گئی۔ آپ نے کبھی سوچا کہ یہ کیوں ہوا اس لئے کہ محمود کی صداقت کا نشان دنیا کے لئے قایم ہو۔ آپ نے آسمانی خلافت سے منہ سے موڑ زمینی خلافت کی طرف رجوع کیا تو اس سے بھی محروم کئے گئے۔ آپ نے دنیا کی خاطر دین کو بھی چھوڑا وہ بھی نہ ملی۔ آپ نے چند درہموں کی خاطر مسیح موعود کو فروخت کیا مگر افسوس تمام عزت کھو بیٹھے

اے برادران یوسف! آپکے قول کے بموجب یوسف علیہ السلام کی ایک ظنی خواب پر یعقوب علیہ السلام جیسا نبی ایمان لے آیا۔ مگر بھائیوں نے بغض وحسد سے کام لیا تو کیا وہ کامیاب ہوئے جو آپ کامیاب ہوں گے برائے خدا آپ اس واقعہ پر غور کریں اور بغض وحسد سے مبرا ہو کر یوسف سے معافی کے طلبگار ہوں یقیناً وہ وہی سلوک آپ سے کریگا جو یوسف علیہ السلام نے کیا ورنہ انجام اچھا نہیں۔ ۵

کی معترت ہے۔ وہ کون ہے جو پہاڑ کی طرح مستقل مزاج ہے جو اپنے مقام پر کھڑا اپنے سینہ سے نور کے دریا بہا رہا ہے۔ وہ کون وجود ہے جس کے خادم سید عبد اللطیف مرحوم شہید کی یاد کو تازہ کر رہے ہیں۔ جناب ڈاکٹر صاحب آپ کے امیر تو جو رو چلی تو اس میں ہی بہہ گئے اور غیروں کی ہر نامزد میں شریک ہوئے۔ خلافت ٹرکی جو برائے نام چلی آتی تھی۔ آپکے قدم کی برکت سے

اے خواجہ تیغ روز
بود ایام زندگی۔
از ہیچکس مدام دریں
خاکداں نماند

(باقی آئندہ) انشاء اللہ

شیخ مشتاق
سکرٹری انجمن احمدیہ
گوجرانوالہ

قومی بکڈپو تالیف واشاعت قادیان

معزز احباب! کی خدمت میں مندرجہ ذیل کتب جو کہ تبلیغ شاہان یورپ کے لئے مع کثیر صرف کر کے تیار کی ہیں پیش کر کے امید کرتا ہے کہ قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب اپنے اس قومی بک ڈپو کی خدمت کو قبول فرمائیں گے اور ان کتابوں کے منگوانے اور ان کی اشاعت میں حصہ لینے والے خاص طور پر ہوں گے۔

کتب

تحفہ کابل فارسی مجلد قسم اعلیٰ۔ قسم دوم۔ قسم سوم۔ انتخاب از کلام احمد منظوم۔ مولوی محمد علی صاحب کی سپلٹ کا جواب بزبان انگریزی مجلد۔ سیرہ مسیح موعود انگریزی مجلد۔ تعلیم المسیح انگریزی مجلد احمدیت اصل اسلام بزبان انگریزی مجلد چمڑا ولایتی۔ احمدیت اصل اسلام مجلد کپڑا۔ سوانح عمری حضرت مسیح بزبان انگریزی۔ فقہ احمدیہ بار دوم تصحیح شرح حقیقۃ الوحی۔ سرمہ چشم آریہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ شحنہ حق۔ شہادت القرآن انجام آتھم۔ نن کواپریشن یعنی ترک موالات۔ اربعین کامل۔ چشمہ معرفت براہین احمدیہ ہر چہار جلد

نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جملہ کتب قومی بک ڈپو سے طلب کریں

مہتمم بکڈپو تالیف واشاعت قادیان دارالامان

بقیہ مضمون صفحہ ۷

خوش ہو کر تم مسلمان کہلاتے ہو۔ مگر تمہارا اسلام ایک نئی قسم کا اسلام ہے جس میں بدکاری زنا سنیما انجوری ختنہ تک جائز ہیں غیر قومیں تم پر حملہ کر رہی ہیں آسمان کی قضا و قدر تمہارے خلاف ہے حجاز کی زمین خطرے میں ہے حرمین پر گولہ باری ہونیکا خدشہ ہے خلافت کی یہ حالت ہو چکی ہے۔ اور اسپر بھی تم کو اپنی زندگی اور حرکت کا احساس ہے کاش کہ تم سوچتے کہ جسکو تم نے حقیر جانا اور اسکی ذرا ذرا سی تکلیف پر تم شاد ہوتے وہ قوم آج ایک پہاڑ کی طرح مضبوط ہو کر کھڑی ہے۔ اور تمہاری عداوتیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ کاش تمہاری عقل ابوسفیان کی بیوی کی سی ہوتی اور تم حق وحقیقت کو سمجھ لیتے "بس اے مسلمانان عالم خلیفہ عبد المجید کا یہ اعلان اس امر کی کافی دلیل ہے کہ خلیفۃ اللہ فی الارض سیدنا احمد القادیانی خدا کا سچا مرسل تھا۔ اور تم اس کے انکار سے خدا سے دور جا پڑے ہو۔ (شیخ محمود از مصر)